Al-Raqim (Research Journal of Islamic Studies)
Volume 02, Issue 02, October-December 2024.
Open Access at: https://journals.iub.edu.pk/index.php/alraqim/index
Publisher: Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, Rahim Yar Khan Campus, Pakistan
Email: editor.alraqim@iub.edu.pk

آئین پاکستان 1973ء کی روشنی میں مذہبی آزادی اور اقلیتوں کے حقوق: ایک تجزیاتی مطالعہ

Religious Freedom and Rights of Minorities in the Constitution of Pakistan 1973, an Analytical Study

Abdullah Younus
PhD Scholar, Institute of Islamic Studies, Bahauddin Zakariya University, Multan
Email: abdullahyounus88@gmail.com

Prof. Dr. Abdul Quddus Suhaib
Director Islamic Research Centre, Bahauddin Zakariya University, Multan
Email: aqsuhaib@gmail.com

Abstract:

This study analyzes religious freedom and minority rights under the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan (1973) from an Islamic jurisprudential and constitutional perspective. Pakistan, as a multi-religious state founded in the name of Islam, guarantees religious liberty as a fundamental right through various constitutional provisions, particularly Articles 20, 21, 22, 25–28, and 36. These provisions reflect core Islamic principles of justice, equality, human dignity, and non-coercion in matters of faith, as established in the Qur'an, Sunnah, and classical Islamic jurisprudence. The research examines whether the constitutional framework effectively embodies Islamic teachings regarding the protection of non-Muslim citizens and religious minorities. While the study finds strong theoretical harmony between Islamic legal principles and constitutional guarantees, it also identifies a significant gap between constitutional commitments and practical implementation. Religious minorities in Pakistan continue to face social discrimination and institutional challenges, indicating weaknesses in enforcement rather than doctrinal inconsistency.

The study concludes that effective institutional mechanisms, policy reforms, and the promotion of Islamic values of tolerance and interfaith harmony are essential to ensure the meaningful protection of minority rights and to realize a constitutionally just and authentically Islamic model of religious freedom.

Al-Raqim Research Journal, Department of Islamic Studies, IUB, RYK Campus is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

Keywords: *Religious freedom, minorities, constitution, right*

اسلامی جمہوریہ پاکستان ایک ایسا ملک ہے جہاں مختلف نسلوں، زبانوں اور مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ آباد ہیں۔ ان مذاہب میں اسلام، ہندومت، سکھ مت اور مسیحیت نمایاں حیثیت رکھتے ہیں، جبکہ آبادی کی اکثریت مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ پاکستان کا 1973ء کا آئین ملک میں بسنے والی تمام اقلیتوں کو مذہبی آزادی کی آئینی ضمانت فراہم کرتا ہے اور اس آزادی کو بنیادی انسانی حقوق میں شمار کرتا ہے۔[1] آئین میں مذہبی آزادی کو بنیادی حق تسلیم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اسلام خود اس آزادی کو انسانیت کا حق قرار دیتا ہے اور اس کے تحفظ پر زور دیتا ہے۔ کسی مذہب کو اختیار کرنا ہر انسان کا ایسا حق ہے جسے نہ صرف اسلام تسلیم کرتا ہے بلکہ موجودہ بین الاقوامی قوانین بھی اس کی ضمانت دیتے ہیں۔ مذہبی آزادی کو بنیادی حقوق میں شامل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کسی بھی صورت میں انسان کو اس حق سے محروم نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی مذہب کی بنیاد پر کسی کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھا جاسکتا ہے۔ ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ آزادانہ طور پر سوچے، سمجھے اور اپنی مرضی سے کسی بھی عقیدے کو اختیار کرے۔

اسلام نے مذہبی آزادی اور انسانی وقار کو بنیادی اصول کے طور پر تسلیم کیا ہے، جس کی واضح تعبیر قرآنِ مجید، سنتِ نبویؐ اور فقہی روایت میں ملتی ہے۔ اسلامی ریاست کے تصور میں غیر مسلم شہریوں (اہلِ ذمہ اور معاہدین) کو جان، مال، عبادت اور مذہبی تشخص کے تحفظ کی مکمل ضمانت دی گئی ہے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان، جو اسلام کے نام پر قائم ہونے والی ایک ریاست ہے، اپنے آئینِ مجریہ 1973ء میں مذہبی آزادی اور اقلیتوں کے حقوق کو بنیادی انسانی حقوق کے طور پر تسلیم کرتی ہے اور مختلف دستوری دفعات کے ذریعے ان کی ضمانت فراہم کرتی ہے۔ تاہم، اس آئینی اور اسلامی ضمانت کے باوجود پاکستان میں مذہبی اقلیتوں کو عملی سطح پر مختلف نوعیت کے مسائل، عدم تحفظ، سماجی امتیاز اور بعض اوقات مذہبی جبر کا سامنا رہتا ہے۔ یہ صورتِ حال آئینی متن، اسلامی فقہی اصولوں اور زمینی حقائق کے درمیان ایک واضح خلا کی نشاندہی کرتی ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا آئینِ پاکستان 1973ء واقعی اسلامی تعلیمات کے مطابق مذہبی آزادی کی مکمل ترجمانی کرتا ہے، اور اگر کرتا ہے تو پھر اس پر مؤثر اور ہمہ گیر عمل درآمد کیوں ممکن نہیں ہو سکا۔

چنانچہ اس تحقیق کا بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ اسلامی فقہ میں مذہبی آزادی کے متعین اصولوں اور آئینِ پاکستان 1973ء میں دی گئی دستوری ضمانتوں کے مابین عملی سطح پر ہم آہنگی کی کمی کے اسباب کا جائزہ لیا جائے، اور یہ جانچا جائے کہ موجودہ آئینی و قانونی فریم ورک کس حد تک مذہبی اقلیتوں کو ان کے اسلامی طور پر تسلیم شدہ حقوق فراہم کرنے میں کامیاب ہے۔ اس تحقیق کے ذریعے اس خلا کو واضح کرنا اور ایسے فکری و عملی نکات کی نشاندہی کرنا مقصود ہے جو اسلامی ریاست میں مذہبی آزادی کے مؤثر تحفظ کے لیے ناگزیر ہیں۔ اس مقالہ میں دستوری اور تجزیاتی طریقہ سے آئین پاکستان 1973ء کی مذہبی آزادی کی شقوں کا مطالعہ پیش کیا جائے گا۔

اقلیتوں کے ساتھ زیادتی: ایک قدیم اور عالمی مسئلہ

انسانی تاریخ اس حقیقت کی گواہ ہے کہ اقلیتوں کے ساتھ امتیازی سلوک، ان پر ظلم و زیادتی اور ان کے جائز حقوق سے محرومی ایک قدیم اور عالمی مسئلہ رہا ہے۔ مذہبی اقلیتیں بھی اس ناانصافی سے محفوظ نہیں رہ سکیں۔ تاریخ کے مختلف ادوار میں اس کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔ اسلام کے ابتدائی دور میں جب خسرو پرویز نے رومی سلطنت پر حملہ کیا تو وہاں کے مسیحیوں پر بدترین مظالم ڈھائے

گئے۔ انہیں عیسائیت ترک کرنے پر مجبور کیا گیا اور ہزاروں مسیحیوں کو انتہائی ظالمانہ طریقوں سے موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ گرجا گھروں کو مسمار کر کے ان کی جگہ آتش کدے قائم کیے گئے اور عیسائیوں کو آگ کی پوجا کرنے پر مجبور کیا گیا۔ رومی حکمران ہرقل نے صلح کی کوشش کی تو خسرو پرویز نے یہ شرط عائد کی کہ صلح اسی صورت ممکن ہے جب ہرقل مسیحیت سے دستبرداری اختیار کرے اور فارس کے مذہب کو قبول کرے۔ یہ واقعہ اس بات کا ثبوت ہے کہ مذہبی اقلیتوں پر جبر اور ان کے عقائد کو بدلنے کی کوششیں انسانی تاریخ میں بارہا دہرائی گئی ہیں۔

جدید دنیا میں اقلیتوں کے مسائل

جدید ترقی یافتہ دور میں، جب علم، سائنس اور معاشرتی ارتقاء نے بے پناہ ترقی کی ہے، اس کے باوجود مذہبی اقلیتیں دنیا کے مختلف خطوں میں امتیازی سلوک اور ناانصافی کا شکار ہیں اور اپنی بقا کی جدوجہد کر رہی ہیں۔ یہ اقلیتیں اپنی مخصوص زبان، روایات، مذہب اور تہذیب و ثقافت کے ذریعے اپنی شناخت قائم رکھنا چاہتی ہیں اور اس کے تحفظ کی خواہاں ہیں۔[2] جنوبی ایشیا میں مذہبی اقلیتوں کے مسائل کوئی نیا موضوع نہیں ہیں۔ تاریخ کے اوراق اس حقیقت کے گواہ ہیں کہ اس خطے میں مذہب ہمیشہ سے عوامی زندگی میں بنیادی اہمیت کا حامل رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مذہبی شناخت اور اس کے تحفظ کا مسئلہ یہاں کے معاشرتی اور سیاسی ڈھانچے میں ایک مستقل حیثیت رکھتا ہے۔

جنوب ایشیائی خطہ میں مذہبی آزادی اور اقلیتوں کے حالات کا سرسری جائزہ

جنوب ایشیائی خطہ مختلف مذاہب اور ثقافتوں کا گہوارہ ہے، جہاں ہندومت، اسلام، سکھ مت، بدھ مت، جین مت اور مسیحیت جیسے بڑے مذاہب رائج ہیں۔ اس خطے میں مذہب ہمیشہ سے معاشرتی اور سیاسی زندگی میں بنیادی اہمیت کا حامل رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں مذہبی حساسیت نہایت زیادہ پائی جاتی ہے، جو اکثر اوقات معاشرتی ہم آہنگی کے لیے چیلنج بن جاتی ہے۔

اس حساسیت کے نتیجے میں مذہبی شدت پسندی، فرقہ واریت، تعصب اور گروہی تقسیم کے مظاہر اس خطے میں بارہا دیکھنے کو ملتے ہیں۔ یہ مسائل نہ صرف معاشرتی امن کو متاثر کرتے ہیں بلکہ اقلیتوں کے حقوق اور مذہبی آزادی کے لیے بھی سنگین خطرات پیدا کرتے ہیں۔

ہندوستان

جنوب ایشیائی خطے میں واقع ہندوستان دنیا کی سب سے بڑی سیکولر ریاست کے طور پر جانا جاتا ہے۔ اس ملک میں بیس کروڑ سے زائد مسلمان آباد ہیں، جو دنیا کی سب سے بڑی مسلم آبادیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ تاہم، یہ بڑی مسلم آبادی ہندو اکثریتی معاشرے میں بطور اقلیت زندگی گزار رہی ہے، جہاں انہیں آئے روز مذہبی شدت پسندی، امتیازی سلوک، تعصب اور بعض اوقات منظم تشدد اور قتل عام جیسے سنگین مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔[3]

ہندوستانی مسلمانوں کو نہ صرف مذہبی آزادی میں رکاوٹوں کا سامنا ہے بلکہ انہیں اپنے مذہب کی تعلیمات پر عمل کرنے سے بھی محروم کیا جاتا ہے۔ ماضی اور حال میں ایسے بے شمار واقعات رونما ہوئے ہیں جن میں مسلمانوں کو نشانہ بنایا گیا، اور یہ سلسلہ آج بھی

جاری ہے۔ ان واقعات کی کوریج بین الاقوامی میڈیا پر بھی کی جاتی ہے، جو اس مسئلے کی سنگینی کو اجاگر کرتی ہے۔ 2008ء سے 2017ء کے درمیان، دس سال کے عرصہ میں مذہبی انتہاپسندی کے 7484 واقعات رونما ہوئے، جن میں قریبا 1100 انسانی جانیں ضائع ہوئیں۔ [4]

میانمار

میانمار جو کہ شمال مشرقی جنوبی ایشیا کا قابل ذکر ملک ہے، میں مسلمانوں کو گزشتہ بیس سال سے نئی مساجد اور نئے مدارس قائم کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اس حکم کی خلف ورزی کے لئے وہاں کے قانون کے مطابق چھ ماہ سے چھ سال تک کے لئے جیل بھیجا جاسکتا ہے۔ ماضی قریب میں ہی وہاں پر مسلمانوں کو متعدد بار مذہبی بنا پر نشانہ بنایا گیا ہے۔ مساجد پر حملے کئے گئے ہیں۔ مسلمانوں کی جائیدادیں ضبط کی گئی ہیں۔ دکانوں پر لوٹ مار کی گئی ہے اور مسلمانوں کے گھروں کو نذر آتش کیا گیا ہے۔ [5]

پاکستان

پاکستان بھی جنوبی ایشیا میں ہی واقع ہے۔ جو کہ 14 اگست 1947ء کو اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا۔ قیام کے وقت سے ہی پاکستان مسلمان اکثریت کا ملک تھا۔ 1947ء میں تقسیم کے وقت یہاں کی غیر مسلم آبادی کا تناسب 23 فی صد تھا۔ فی زمانہ پاکستان میں غیر مسلم تعداد کے لحاظ سے قریبا 3.7 فی صد ہیں۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں غیر مسلموں کی فی صد آبادی کے تناسب میں واقع ہونے والی اس کمی کے کئی عوامل ہیں۔ ان عوامل میں غیر مسلموں کو درپیش مختلف مسائل اور چیلنجز میں بے روزگاری، امتیازی سلوک، مذہب کی جبری تبدیلی وغیرہ شامل ہیں۔ پاکستان سے باہر مسلمانوں کے مذہب یا مسلمانوں کے خلاف ہونے والے کاروائیوں کے رد عمل میں بھی پاکستانی مذہبی اقلیتوں کو امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ان کا استحصال کیا جاتا ہے۔ لاہور میں کئے جانے والے ایک سروے میں لاہور کی کرسچن کالونی کے باشندے کا کہنا تھا کہ جب کبھی پاکستان سے باہر پیغمبرِ اسلام (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی شان میں نازیبا کلمات استعمال کئے جاتے ہیں، پاکستان میں ایک مخصوص شدت پسند مذہبی طبقہ رد عمل میں میں ہم پر حملے کرتا ہے اور ہماری عبادت گاہوں کو نذرِ آتش کر دیتا ہے۔ [6]

9/11 کے بعد حالات

گذشتہ عرصہ میں مختلف مذاہب کے ماننے والے اپنے اپنے مذہب کے حوالہ سے زیادہ حساس ہوئے ہیں۔ اس پس نظر میں اس بات کی ضرورت زیادہ محسوس کی گئی ہے کہ مذہبی آزادی کے تصور کا اجاگر کیا جائے اور اس کی ہر سطح پر حفاظت اور فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ 9/11 کو امریکہ میں ہونے والی دہشت گردی کے بعد سے دنیا بھر میں نسل پرستی اور مذہبی تعصب میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ دنیا بھر میں بسنے والے انسان بٹ اور تقسیم ہو چکے ہیں۔ [7] عام انسانوں سے ہٹ کر دنیا بھر میں 9/11 سے پہلے اور بعد میں بین الاقوامی تعلقات کی نوعیت اور برتاؤ میں بھی تبدیلی واقع ہوئی ہے۔

اان صفحات میں پاکستانی مذہبی اقلیتوں کو حاصل دستوری مذہبی آزادی پر روشنی ڈالنا مقصود ہے۔ مزید یہ بھی واضح کیا جانا مقصود ہے کہ پاکستانی مذہبی اقلیتیں کس طرح سے اپنے بنیادی حقوق بشمول مذہبی آزادی کے حاصل کرتی ہیں۔ اس تحقیق میں واضح کیا جائے گا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور مجریہ 1973ء کے تحت مذہبی آزادی کا بنیادی حق کس طرح سے تمام مذہبی اقلیتوں کی مذہبی آزادی کو

یقینی اور محفوظ بناتا ہے۔ اسلام اور اسلام کے بنیادی قانونی ماخذ (قرآن و سنت) میں مذہبی اقلیتوں کی مذہبی کے لئے کون کون سی نظریاتی بنیادیں موجود ہیں، جن کی بنا پر آئینِ پاکستان میں مذہبی آزادی فراہم کی گئی ہے۔ اسلام کے بنیادی قانونی ماخذ مسلم اکثریت میں مذہبی اقلیتوں کے ساتھ کیسا اور کیا سلوک روا رکھتے ہیں؟ واضح کیا جائے گا۔ مزید معلوم کرنے کی کوشش کی جائے گی کہ کس طرح اقلیتوں کی مذہبی آزادی یقینی بنا کر پاکستان میں امن اور معاشرتی ہم آہنگی قائم کی اور برقرار رکھی جاسکتی ہے۔

پاکستانی مذہبی اقلیتیں اور ان کو حاصل مذہبی آزادی

2017ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان میں مسلم آبادی کل آبادی کے 96.28 فی صد پر مشتمل ہے[8]۔ کل آبادی کا 1.59 فی صد مسیحی اقلیت پر مشتمل ہے۔ پاکستان کی اکثر مسیحی عوام پنجاب، سندھ اور وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں آباد ہے۔[9] ہندو اقلیت کی آبادی کا تناسب 1.60 فی صد ہے[10]۔ ہندو اقلیت زیادہ تر صوبہ سندھ کے دیہاتی علاقوں میں آباد ہے۔ سکھ اقلیت کی آبادی کا تناسب 0.03 فی صد ہے[11]۔ پاکستانی سکھ اقلیت زیادہ تر صوبہ پنجاب کے شہروں لاہور اور ننکانہ صاحب میں آباد ہے۔ بہائی عقیدہ کے پیروکار پاکستان کی کل آبادی کا 0.04 فی صد ہیں[12]۔ یہ عام طور پر کراچی اور لاہور کے شہروں میں اقامت پذیر ہیں۔ پاکستان میں قریبا بیس ہزار نفوس بدھ مت کے مذہب میں یقین رکھتے ہیں[13]۔ یہ لوگ زیادہ تر خیبر پختونخواہ کے علاقوں سوات اور گندھارا میں آباد ہیں۔ کچھ پاکستانی بدھ کشمیر کے لداخ میں بھی اقامت پذیر ہیں۔ زرتشت مذہب میں یقین رکھنے والے لوگ دنیا بھر میں بہت کم ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق دنیا بھر میں زرتشتیوں کی تعداد سوا لاکھ سے دو لاکھ کے قریب بیان کی جاتی ہے۔ ان میں سے پاکستان میں قریبا 5000 زرتشتی آباد ہیں[14]۔ قادیانی اقلیت کا تناسب پاکستان میں 0.22 فی صد ہے[15]۔ 1974ء میں دوسرے آئینی ترمیمی بل ستمبر 1974ء کے ذریعہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا تھا۔ اس سے قبل پاکستان میں قادیانیوں کو مسلمانوں کے ایک فرقے کے طور پر سمجھا جاتا تھا[16]۔ مردم شماری 2017ء کے مطابق پاکستان میں مختلف مذاہب کی فی صد آبادی ذیل کے ٹیبل میں واضح کی جاتی ہے۔

پاکستان میں مختلف مذاہب کی فی صد آبادی[17]

مذہب	فی صد آبادی
مسلمان	96.28
عیسائی	1.59
ہندو	1.60
قادیانی	0.22
شیڈول کاسٹ	0.25
دیگر	0.07

آئینِ پاکستان میں مذہبی آزادی

بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح اس حقیقت کو جانتے اور محسوس کرتے کہ نوزائیدہ مملکت پاکستان مسلمانوں کے علاوہ دیگر مذاہب سے وابستہ افراد کا وطن بھی بننے جارہا ہے۔ مجلس آئین ساز سے اپنے ابتدائی خطاب میں 11 اگست 1947ء کو آپ نے مذہبی آزادی اور مذہبی حقوق کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا تھا کہ

" آپ آزاد ہیں۔ آپ اپنے مندروں میں جانے کے لئے آزاد ہیں۔ آپ اپنی مساجد میں جانے کے لئے آزاد ہیں؛ یا ریاست پاکستان کی کسی بھی عبادت گاہ میں جانے کے لئے آزاد ہیں۔ آپ کسی بھی مذہب، قوم یا نسل سے متعلق ہو سکتے ہیں، جس کا ریاستی معاملات میں کوئی عمل دخل نہ ہو گا۔"[18]

آپ نے مزید کہا:

"میرے خیال میں ہمیں اپنی منزل اپنے ذہنوں میں متعین کر لینی چاہیے۔ آپ دیکھ لیں کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہندو بطور ہندو کے اور مسلمان بطور مسلمان کے اپنی شناخت کرانا بند کر دیں گے۔ ایسا میں مذہبی پس منظر میں نہیں کہہ رہا ہوں۔ بلکہ ریاست کے شہری کے طور پر کسی بھی مذہب کا ماننے والا اپنی شناخت سیاسی طور پر بس ایک شہری کے طور پر پیش کرنے لگے گا۔"[19]

بانی پاکستان کا یہ اصولی بیان دراصل پاکستانی مذہبی اقلیتوں کے ساتھ ان کی طرف ایک یقین دہانی ہے کہ پاکستان میں مذہب کے امتیاز کے بغیر ہر شخص کو برابری کی سطح پر معاشرتی حقوق حاصل ہوں گے۔ اور وہ مکمل آزادی کے ساتھ قانون اور اخلاق کے دائرے میں اپنی مذہبی زندگی گزار سکے گا۔[20] قائد کی طرف سے ان الفاظ کے ذریعہ دراصل مذہبی اقلیتوں کو اعتماد میں لیا گیا ہے کہ وہ پاکستان میں مذہبی آزادی کا حق محفوظ رکھتے ہوں گے۔ اپنے مذہب پر عمل کر سکیں گے۔ ملک میں ان کا اور ان کے مفادات کا یکساں تحفظ فراہم کیا جائے گا۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے عوام سے خطاب کے دوران درج ذیل بیان دیا:

"The constitution of Pakistan has yet to be framed by the ....justice and fair play"[21]

"مجلس آئین ساز نے ابھی پاکستان کا دستور تشکیل دینا ہے۔ ابھی میں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ اس کی حتمی شکل کیا ہو گی، لیکن اتنا مجھے یقین ہے کہ یہ جمہوری ڈھانچے پر استوار ہو گا، جس میں اسلامی اصولوں کی بھی پاسداری کی گئی ہو گی۔ یہ اسلامی اصول آج بھی اسی طرح لائق عمل ہیں جیسا کہ 1300 سال قبل لائقِ عمل تھے۔ اسلام اور اسلامی فلسفہ ہمیں جمہوریت کا سبق سکھاتا ہے۔ اسلام نے تو انسانیت کو انصاف اور شفافیت کا سبق پڑھایا ہے۔"

قائد اعظم محمد علی جناح نے اپنے خطاب میں پاکستان کے آئندہ آئین کی نوعیت پر روشنی ڈالتے ہوئے نہایت واضح اور اصولی مؤقف اختیار کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ آئین کی حتمی شکل ابھی طے نہیں ہوئی، لیکن انہیں پورا یقین ہے کہ یہ آئندہ دستور جمہوری اصولوں پر مبنی ہو گا، اور اس میں اسلامی اقدار کی مکمل پاسداری کی جائے گی۔ ان کے مطابق اسلام ایک زندہ اور عملی فلسفہ ہے، جو آج

بھی اتنا ہی قابلِ عمل ہے جتنا کہ 1300 سال قبل تھا۔ اسلام نہ صرف جمہوریت کی تعلیم دیتا ہے بلکہ انصاف، مساوات، شفافیت اور انسانی وقار جیسے بنیادی اصولوں کو فروغ دیتا ہے۔

قائداعظم نے اسلام کو محض عبادات کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطۂ حیات قرار دیا، جو فرد اور ریاست دونوں کی رہنمائی کرتا ہے۔ ان کے نزدیک پاکستان کا آئندہ آئین ایسا ہونا چاہیے جو نہ صرف عوام کی رائے کا احترام کرے بلکہ ان کی فلاح و بہبود کو اسلامی اصولوں کی روشنی میں یقینی بنائے۔ اس خطاب میں انہوں نے ایک ایسے پاکستان کا تصور پیش کیا جو جمہوریت اور اسلام کے حسین امتزاج پر قائم ہو، جہاں قانون سازی، عدل و انصاف، اور حکمرانی سب کچھ عوامی امنگوں اور دینی اقدار کے مطابق ہو۔

یہ خطاب نہ صرف پاکستان کے آئندہ آئینی ڈھانچے کی سمت کا تعین کرتا ہے بلکہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ قائداعظم ایک ایسا جمہوری اور اسلامی پاکستان چاہتے تھے جہاں مذہب اور ریاست ایک دوسرے کے مخالف نہیں بلکہ ہم آہنگ ہوں، اور جہاں شہریوں کو ان کے حقوق، آزادی اور انصاف اسلامی تعلیمات کی روشنی میں فراہم کیے جائیں۔ قائداعظم سمیت دیگر بانیانِ پاکستان کی امنگوں کے مطابق پاکستان میں دستور سازی کی کوشش کی گئی۔ خاص طور پر 1973ء کے دستور کو دوبار کی دستوری ناکامی کے بعد قرار داد مقاصد کی روشنی میں تشکیل دیا گیا۔ یہ دستور ایک متفقہ دستاویز کی شکل میں سامنے آیا اور تاحال قائم اور نافذ ہے۔

پاکستان میں بننے اور نافذ رہنے والے تمام دساتیر میں ہر پاکستانی شہری کو اپنے مذہبی اعتقادات پر عمل، ان کی تبلیغ اور ان کے اظہار کا حق دیا گیا۔ 1956ء، 1962ء اور 1973ء کے تمام دساتیر میں Minority یعنی اقلیت کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ آئین پاکستان 1973ء کا آرٹیکل 25(1) تحفظ دیتا ہے کہ ملک کے تمام شہری قانون کی نظر میں برابر ہیں۔ اور ہر ایک کو یکساں قانونی تحفظ حاصل ہے۔ آئین کے آرٹیکل 20 میں قرار دیا گیا ہے کہ ملک کی اقلیتوں کو مناسب مواقع فراہم کئے جائیں گے کہ وہ آزادانہ طور پر اپنے مذہب کا اظہار کر سکیں اور اس پر عمل کر سکیں۔ پاکستان کا دستور پاکستان میں بسنے والی تمام مذہبی اقلیتوں کو مذہبی آزادی کا حق فراہم کرتا ہے۔ پاکستان کے دستور مجریہ 1973ء کا جائزہ لیا جائے تو یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ اسلام نے مذہبی آزادی اور انسانی وقار کو محض ایک سماجی قدر کے طور پر نہیں، بلکہ ایک بنیادی شرعی اصول کے طور پر تسلیم کیا ہے، جس کی واضح بنیاد قرآنِ مجید، سنتِ نبویؐ اور فقہی روایت میں موجود ہے۔ اسلامی قانون میں غیر مسلم شہریوں کو جان، مال، عبادت گاہوں اور مذہبی تشخص کے تحفظ کی ضمانت دی گئی ہے، اور اسلامی ریاست کو اس امر کا پابند کیا گیا ہے کہ وہ مذہبی جبر، امتیاز اور ظلم سے مکمل اجتناب کرے۔

خلاصہِ بحث

آئینِ پاکستان 1973ء مذہبی آزادی اور اقلیتوں کے حقوق کے حوالے سے اسلامی اصولِ عدل، مساوات اور عدمِ جبر و اکراہ کا آئینی اظہار ہے۔ آرٹیکلز 20، 21، 22، 25–28 اور 36 مذہبی اقلیتوں کو نہ صرف مذہبی آزادی بلکہ مساوی شہری حیثیت کی ضمانت فراہم کرتے ہیں۔ اس اعتبار سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ پاکستان کا دستوری فریم ورک نظریاتی طور پر اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ اور ہم رُخ ہے۔

تاہم تحقیق اس بنیادی حقیقت کی بھی نشاندہی کرتی ہے کہ پاکستان میں مذہبی اقلیتوں کو درپیش مسائل کا سبب آئینی یا شرعی خلا نہیں بلکہ ان اصولوں اور ضمانتوں پر مؤثر عمل درآمد کا فقدان ہے۔ آئینی متن، اسلامی فقہی اصولوں اور زمینی حقائق کے درمیان موجود یہ خلا ہی اس تحقیق کا مرکزی مسئلہ ہے۔ انتظامی کمزوریاں، سماجی تعصبات اور ریاستی سطح پر مربوط پالیسی سازی کی عدم موجودگی نے مذہبی آزادی کو ایک عملی چیلنج بنا دیا ہے۔ اسلامی ریاست کے تصور کے مطابق مذہبی آزادی صرف قانونی ذمہ داری نہیں بلکہ ایک اخلاقی اور شرعی فریضہ ہے۔ اگر ریاست اس فریضے کو سنجیدگی سے اختیار کرے تو نہ صرف مذہبی اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ ممکن ہے بلکہ معاشرتی استحکام، قومی یکجہتی اور بین المذاہب ہم آہنگی کو بھی فروغ دیا جا سکتا ہے، جو ایک مثالی اسلامی معاشرے کے بنیادی اہداف ہیں۔

سفارشات

اسی تحقیق کی روشنی میں یہ سفارشات پیش کی جاتی ہیں کہ ریاستی پالیسی سازی کو اسلامی اصولوں کی روشنی میں از سرِ نو منظم کیا جائے اور مذہبی آزادی کو محض آئینی شق کے بجائے عملی نظام کا حصہ بنایا جائے۔ آئینی دفعات پر مؤثر اور غیر جانبدارانہ عمل درآمد کے لیے واضح ادارہ جاتی میکانزم اور نگرانی کا نظام قائم کیا جانا چاہیے۔ مزید بر آں، نصابِ تعلیم میں میثاقِ مدینہ، سیرتِ نبویؐ اور اسلامی فقہ میں اقلیتوں کے حقوق کو مؤثر انداز میں شامل کر کے معاشرتی سطح پر برداشت اور رواداری کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔ بین المذاہب مکالمے، علمائے کرام اور مذہبی قیادت کے مثبت کردار، اور خود مختار اداروں کا قیام جو کہ ملک میں مذہبی آزادی کی صورتحال کے حوالہ سے اقدامات کریں، پاکستان میں مذہبی آزادی کے استحکام کے لیے ناگزیر ہیں۔ اگر اسلامی اور آئینی اصولوں کو ہم آہنگ کر کے عملی صورت دی جائے تو پاکستان نہ صرف ایک آئینی بلکہ ایک حقیقی معنوں میں اسلامی ریاست کے طور پر مذہبی آزادی کی ایک کامیاب مثال بن سکتا ہے۔

---

1 Constitution of Pakistan, Article 20

2 Bi, Naheed. "CHALLENGES FACED BY MINORITIES: PREJUDICE, DISCRIMINATION, AND SOCIAL PROGRESS." SOCIAL PROBLEMS & SOCIAL CHANGE: 18.

3 Shaban, Abdul. Lives of Muslims in India. London: Routledge, 2012.

4 India: International Religious Freedom Report. 2019. Available online: https://www.state.gov/wpcontent/uploads/2020/06/INDIA.pdf (accessed on 02 February 2022).

5 Smith, Martin. 1996. The Muslim Rohingyas of Burma. Rohingya Reader II. Amsterdam: Burma Centrum Nederland, p. 10. Sookhdeo, Patrick.

6 Bureau of Democracy Human Rights and Labor. 2006. International Religious Freedom Report 2006. Available online: http://www.state.gov/j/drl/rls/irf/2006/71443.html (accessed on 4 February 2022)

7 Minhas, Majeed Khan. 2013. US Foreign Policy and the Future of democracy and Religious Freedom in Pakistan. The Review of Faith &International Affairs 11: 84–86

8 Population by Religion', 2017 Census, Pakistan Bureau of Statistics. Available online: http://www.pbs.gov.pk/sites/default/files//tables/POPULATION%20BY%20RELIGION.pdf (accessed on 02 February 2022).

9 Sookhdeo, Patrick. 2002. A People Betrayed: The Impact of Islamization on the Christian Community in Pakistan. Fearn: Isaac Books.

[10] Population by Religion', 2017 Census, Pakistan Bureau of Statistics. Available online: http://www.pbs.gov.pk/sites/default/files//tables/POPULATION%20BY%20RELIGION.pdf (accessed on 02 February 2022).

[11] Walia, Marayada. 2003. May Be in Danger, but Sikhs Are Special in Pakistan, The Tribune [Chandigarh], 12 April 2003. Available online: http://www.tribuneindia.com/2003/20030412/windows/main1.htm (accessed on 02 February 2022).

[12] Al-Tabrani. n.d. al-Muajam al-Kabeer. Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmīyyah, Hadith No: 10 Oxford University Press, vol. 3.

[13] Perera, John. 2008. Pakistan's Buddhist Gandhara Heritage, Asian Tribune, 18 June 2008. Available online: http://www.asiantribune.com/?q=node/11832 (accessed on 02 February 2022).

[14] Hinnells, John R. 2005. The Zoroastrian Diaspora: Religion and Migration. Oxford: Oxford University Press.

[15] Population by Religion', 2017 Census, Pakistan Bureau of Statistics. Available online: http://www.pbs.gov.pk/sites/default/files//tables/POPULATION%20BY%20RELIGION.pdf (accessed on 02 February 2022).

[16] The Constitutional (2nd Amendment) Act 1974, Act XLIX 1974. 1974.Available online: http://www.pakistani.org/pakistan/ constitution/amendments/2amendment.html (accessed on 3 February 2022.

[17] Population by Religion, 2017 Census, Pakistan Bureau of Statistics. Available online: https://www.pbs.gov.pk/sites/default/files//tables/POPULATION%20BY%20RELIGION.pdf (Accessed on January 13, 2022)

[18] Jinnah, Ali. 2013. Jinnah Speeches as Governor-General of Pakistan, 1947–1948. Lahore: Sang-e-Meel Publications.

[19] IBID

[20] Mehfooz, Musferah. 2021. "Religious Freedom in Pakistan: A Case Study of Religious Minorities" *Religions* 12, no. 1: 51. https://doi.org/10.3390/rel12010051

[21] Jinnah, Ali. 2013. Jinnah Speeches as Governor-General of Pakistan, 1947–1948. Lahore: Sang-e-Meel Publications.